

# چهل حکمت شکرگذاری

یکے از تصنیفات

عَلَّامَهُ نَصِيْدُ الدِّينِ نَصِيْدُهُ وَنَدَائِي  
رِسِيْدِجِ الْيَسُوْسِيْ اِيْطِ لِيُوْنِيُوْرَسْتِيْ اَنْ مَوْتَرِيْال  
كُنِيْدَا

خانہ حکمت • ادارہ اعراف

# ریکارڈ آفینسز

اب بفضلِ خدا تین ہیں: عزیزِ اغم رو بنیہ برولیہ،  
ظہیرِ لالانی اور عشرتِ رومی، ویسے تو ہر ایمانی  
رُوح کی تعریف و توصیف پھیلانے کے لئے صفو  
کائنات بھی کم ہے، لیکن یہاں بات بہت ہی مختصر  
ہوگی، اور وہ بھی ایسی جو مشترک ہو کہ یہ پاکیزہ  
روحیں ایمان کی لازوال دولت سے مالا مال،  
ذکر و عبادت اور مناجات کی حلاوتوں سے آگاہ،  
علم و حکمت کی لذتوں سے باخبر اور سب سے  
عظیم خدمت کی فضیلت سے واقف ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۶/۶/۹۳

## دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دوستانِ عزیز! آؤ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں پر کمر  
گزاری کی مناجات کرتے ہوئے خوب آنسو بہائیں، یہاں تک کہ ہم منزل  
فنا سے انتہائی قریب ہو جائیں، کیونکہ اللہ، رسول اور صاحبِ امر کے  
نورِ ہدایت نے اتنے معجزے کئے ہیں اور ایسے عظیم احسانات ہوئے ہیں  
کہ ان کی کثرت اور جمال و جلال سے عجیب قسم کا ڈر لگ رہا ہے۔

عزیز ساتھیو! میں آپ سب سے بصد شوق قربان ہو جاؤں!  
یہ آپ کی عاشقانہ گریہ و زاری اور پاکیزہ آنسوؤں کی دُور فشانی کی قیمت  
تھی، جس سے میں اپنے محبوبِ جان (امامِ زمانؑ) کے شہر و مقام تک جا  
سکا، الحمد للہ! بندہ ناچیز کو جماعت کے ایسے ایسے عملداران و ارکان  
سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی جو امامِ زمان علیہ السلام کے قرب  
خاص میں شب و روز خدمت کر رہے ہیں، خدا اس حقیقت کا گواہ ہے کہ  
میں اس زبردست مسرت و شادمانی سے مغلوب اور بے حال ہو رہا تھا،  
میں نے اُن باسعادت آنکھوں میں معشوقِ روحانی کے دیدار کا تصور کیا،  
جو امامِ اقدس و اطہر کے نورانی چہرے کو بار بار دیکھتی رہتی ہیں۔

میرا ایک بروسی شعر ہے:

جسے التقلت کے گوڑے گاڑی طوافِ مولا!

اُنے مجتے میلے اور شرم سے پروانہ میاں

ترجمہ: اے (میرے) مولا! اگر میں تیرے گرداگرد طواف کرنے کی

سعادت کو حاصل نہیں کر سکتا ہوں، تو یہ بات میرے لئے ضروری ہے

کہ میں اُن لوگوں کا طواف کروں جو تیری محبت کی شراب سے مست و

محمور ہوئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی ایک قرآنی مثال (وَجَعَلْنِي مَبَارَكًا آيَاتٍ مَا كُنْتُ)

کے پیش نظر ہم یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانِ کامل کی ذاتِ بابرکت

جہاں ہو وہاں سے ہمیشہ بے شمار ظاہری اور باطنی برکتیں پھیلتی رہتی

ہیں، جس طرح سورج اپنے مرکز سے ہمیشہ مسلسل روشنی بکھیرتا ہے۔

اور جیسے کوئی سدا بہار چمن ہر لمحہ اطراف میں عطر افشانی کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح امامِ عالی مقام کی مقدس نورانیت، روحانیت اور شخصیت سے

فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

دوستانِ عزیز! آپ کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں کہ انسانِ عالم

صغیر ہے، یعنی ہر آدمی ہی قوتِ ایک عالمِ شخصی ہے۔ پس ہر فرد بشر

میں آسمان و زمین کی تمام چیزیں موجود ہیں، پھر اس کیلئے کی تشریح کیونکہ غلط

ہو سکتی ہے کہ ہر شخص کی روح علم و عبادت کے وسیلے سے کائناتی رُوح

(روحِ اعظم) میں فنا ہو کر ہمہ رس اور عالمگیر ہو سکتی ہے؟

فرشتہ عقلِ کامل (عقلِ کل) کے بہت سے ناموں میں سے ایک نام "حمد" ہے۔ چنانچہ "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" کی تاویل ہے کہ: فرشتہ عقلِ کل خدائے بزرگ و برتر ہی کا ہے، جس کے توسط سے وہ پاکِ عالمِ شخصی کی پرورش کرتا ہے، اور یہ اس کی خاص تعریف ہے۔

سورۃ شوریٰ کی آیت پنجم (۲۲) میں قرآنی قانون کے مطابق ایک عظیم حکمت پوشیدہ ہے، جس کا تاویلی مفہوم یہ ہے کہ: کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کے عقلِ کل کی نورانیت میں تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں۔ یہ تاویلی حکمت لفظِ حمد میں پنہان ہے، مہیاں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ عظیم فرشتے انہونی (غیر ممکن چیزوں کے لئے دعا نہیں کرتے اور نہ ہی وہ ناقابلِ معافی مجرموں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں، اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ بالآخر سب کو نجات اور بہشت ملنے والی ہے، مہر چنہ کہ بہت سے لوگ عارضی طور پر دوزخِ جہالت میں داخل ہیں۔

خدائے جلیل و جبار کا ارشاد ہے (ترجمہ) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور تائہ اعمال رکھ دیا جائے گا، اور پیغمبروں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا (۲۹) خواہ عالمِ شخصی کی انفرادی قیامت ہو یا عالمِ ظاہر کی اجتماعی قیامت، مہر صورت میں یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہاں زمین سے کیا مراد ہے؟ کہہ ارض؟ یا اس کے باشندے؟ ظاہری زمین کو مادی روشنی کی جتنی ضرورت ہے وہ تو شروع ہی سے

ہیٹا ہے، تو کیا اس قرآنی پیش گوئی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمانہ روحانیت میں تمام لوگوں پر نورانی علم کی بارش ہونے والی ہے؟ اور یہ سوال الگ ہے کہ آیا ایسے زبردست علم کی بارش عالم شخصی میں ہوگی؟ یا عالم ظاہر میں؟ یاد دہانوں میں؟

ہر شخص میں بصورتِ ذراتِ لطیف تمام اولین و آخرین موجود ہوا کہتے ہیں، لہذا جب کسی مومن ساکب پر انفرادی قیامت گزرتی ہے، تو یہ جملہ خلایق کی نمائندہ قیامت قرار پاتی ہے، یعنی ذاتی قیامت میں اجتماعی قیامت پوشیدہ طور پر واقع ہوتی ہے، اور دوسرا نکتہ یہ ہے کہ یہی انفرادی قیامت اس مومن ساکب کی اور سب کی کتابِ اعمال بھی ہے۔

قرآن حکیم میں مہر علمی سوال کے لئے مکمل جواب موجود ہے، مثال کے طور پر یہ سوال ہو کہ بہشت میں اہل بہشت کے لئے کیا کیا چیزیں یعنی نعمتیں ہیں؟ اس کا جواب متعدد آیاتِ مقدسہ سے مل سکتا ہے، اور ان میں سے ایک یہ ہے:

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ (۲۳)

ترجمہ: ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو چاہیں گے اور ہمارے پاس

اور بھی زیادہ ہے۔

اب فرض کر لو کہ ایک مومن جنت میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کا حشر آنحضرتؐ کے ساتھ ہو، تاکہ وہ حضورِ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کے انتہائی عظیم اسرار کا مشاہدہ کر سکے تو یقیناً اس مومن کو یہ بہت

بڑی نعمت ملے گی، کیونکہ ”ہر ایک میں سب“ کے قانون کے مطابق رحمتِ عالمِ صلعم میں سب لوگ موجود تھے، اور اللہ تعالیٰ کا قانون یہ بھی ہے کہ ہر شخص کو طوعاً یا کرہاً تسلیمِ خم کر کے اس کی طرف لوٹ جانا ہے (۳۱) اور خدا کی طرف لوٹ جانا صراطِ مستقیم (پنجم اور امام) ہی سے ممکن ہے، اور دینِ حق کا یہ راستہ معراجِ مکہ جاتا ہے۔

میرے روحانی بھائیو اور بہنو! مجھے معلوم ہے کہ آپ سب روحانی ترقی کو جان و دل سے چاہتے ہیں، اور اس کے لئے جدوجہد بھی جاری ہے، تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ چوٹی کی روحانی ترقی کے لئے عام و خاص عبادت کے ساتھ ساتھ علمِ یقین سے بھی کام لیں، کیونکہ حقیقی علم کے بغیر تنہا عبادت سے کوئی خاص روحانی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔

”چہل حکمتِ نیکہ گزاری“ کا یہ مقابلہ بالعموم سب کے لئے ہے، اور بالخصوص ان کے لئے، جن کی روئیں، دعائیں اور یادیں میرے دل و دماغ کو مہربان تازہ دم کرتی رہتی ہیں، ان عزیز دوستوں کی عظیم الشان امیدوں کی کیا تعریف کروں جو مولانا لٹری پر یقین رکھتے ہیں، ہم سب عشق و محبت کے ساتھ اس پاک و پاکیزہ ہستی سے قربان جائیں جس نے کمالِ کرم سے ہم کو یہ انقلابی تصور دیا۔ الحمد للہ۔

سب سے ادنیٰ خادم

نصیر الدین نصیر ہونزائی

لندن - ۹/۷/۹۳

# چہل حکمتِ شکر گزاری

حکمت ۱: الحمد للہ، ہم اسماعیلی زمانہ آدم سے قیامت تک نورِ امامت کے حاضر و موجود ہونے کے قائل ہیں، اور یہ عقیدہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

حکمت ۲: الحمد للہ، پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے بموجب اہل بیت یعنی امام زمان علیہ السلام ہمارے لئے کشتیِ نوح ہیں، اسی وجہ سے ہمیں جہالت و گمراہی کے طوفان سے نجات حاصل ہے۔

حکمت ۳: الحمد للہ، قرآن حکیم میں جس طرح آلِ ابراہیم کی تعریف و توصیف کی گئی ہے (۱۱۵) وہ اب آلِ محمد یعنی امام وقت کی تعریف و توصیف ہے، اس معنی میں ہم پر شکر واجب ہے کہ ہم وقتِ آئی حکمت کے خزانے سے وابستہ ہیں۔

حکمت ۴: الحمد للہ، مولا علیؑ ثیلِ بارون تھے، اور امام زمانؑ میں علیؑ کا نور موجود ہے۔

حکمت ۵: الحمد للہ، دینِ اسلام آنحضرت پر اکرم مکمل ہوا، اور حضورؐ انور کے برحق جانشینوں (آئمہ طہرین) کی وجہ سے دین کا یہ کمال برجاو برقرار ہے، اور جو نعمت درجہ تمامیت کو پہنچی تھی وہ بھی موجود ہے۔

حکمت ۶: الحمد للہ، ہم مسلمان ہیں، محمد رسول اللہ اور علی مرتضیٰؑ کے



جان نثار، دوست دار اور شاہ کریم الحسینی حاضر امام کے تخلص مرید ہیں، اور یہ ہماری سب سے بڑی ازلی سعادت ہے۔

حکمت ۸: الحمد للہ، مومن ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اور اس کے دنیا میں آنے کا مقصد معرفت ہے، تاکہ وہ آخری مقصد کے طور پر گنجِ مخفی کو حاصل کر سکے۔

حکمت ۹: الحمد للہ، ہر مومن اور مومنہ کی روح و روحانیت میں کائناتِ ظاہر کے برابر ایک عالم پوشیدہ ہے، جس میں بہشت کی ذاتی سلطنت موجود ہے، اور وہ کون سی نعمت ہے جو وہاں موجود نہ ہو۔

حکمت ۱۰: الحمد للہ، دین کے ظاہر و باطن میں خدا کی نعمتیں اس کثرت سے ہیں کہ ان کو ہم شمار نہیں کر سکتے اور نہ ہم کما حقہ ان کا شکر بجا لا سکتے ہیں، پس بہتر یہ ہے کہ ہم اپنی عاجزی کا اعتراف کریں، اور کچھ آنسو بہا لیں۔

حکمت ۱۱: الحمد للہ، نورِ امامت کا سلسلہ خدا کی رسی ہے جسکو ہم اسماعیلیوں نے مضبوطی سے تھام لیا ہے، اور یہ عمل ایسا بنیادی اور ضروری ہے کہ اس میں تمام اصولی احکام کی تعمیل پوشیدہ ہے۔

حکمت ۱۲: الحمد للہ، اس کی حکمت بڑی عجیب و غریب ہے، وہ اپنی چیزوں کو نہ صرف پھیلا کر رکھتا ہے بلکہ جب چاہے لپیٹ بھی لیتا ہے، جیسے قرآن ۱۱۴ سورتوں میں پھیلا ہوا ہے، اور اُمّ الکتاب (سورۃ فاتحہ) میں لپیٹا ہوا ہے، لہذا سورۃ فاتحہ پڑھنے کا ثواب تمام قرآن پڑھنے

کے برابر ہے۔

حکمت ۱۱: الحمد للہ، قرآنی ارشاد ہے کہ: اگر تم شکمہ کو رو گے تو تم کو زیادہ نعمت دول کا (۱۱) ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شکمہ گزاری سے نعمت پر روشنی پڑے اور اس کی قدر و عظمت بڑھ جائے، جبکہ ناشکری سے نعمت پر تاریکی چھا جاتی ہے۔

حکمت ۱۲: الحمد للہ، قرآن حکیم کی نمائندہ آیات ہیں جن میں تمام قرآن پاک کا خلاصہ بیان فرمایا گیا ہے، جیسا کہ سورۃ یاسین کا ارشاد ہے: اور ہم نے (عقل و جان اور علم و حکمت کی) ہر چیز امام مبین میں محدود کر رکھی ہے۔ (۱۲)

حکمت ۱۳: الحمد للہ، قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور علی قرآن کیساتھ، اس کے معنی یہ ہوئے کہ جب ہم قرآن میں جاتے ہیں تو علیؑ کا نور بھی اسل جاتا ہے اور جب ہم علیؑ کو پہچانتے ہیں تو قرآن کی معرفت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

حکمت ۱۴: الحمد للہ، امام برحق نور کا سرچشمہ ہیں، اگر ظاہری سورج میں نظام شمسی کی مخلوقات کے لئے سب کچھ ہے تو پھر منظرِ نورِ خدا میں کس کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے۔

حکمت ۱۵: الحمد للہ، باطنی نعمتوں کی عظمت و بزرگی اور قدر و منزلت کا یہ عالم ہے کہ حکمت کے بغیر ان کی شناخت ہو سکتی ہے اور یہ شکمہ گزاری، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے لقمان کو

حکمت عطا کر دی کہ اللہ کا شکر کرتے رہو۔ (۳۱)

حکمت ۱۷: الحمد للہ، روحانی سمندر اپنے قطرے میں سما سکتا ہے، جبکہ مادی سمندر نہ تو قطرے کے پاس جا سکتا ہے اور نہ ہی اس میں سما سکتا ہے۔

حکمت ۱۸: الحمد للہ، ہمارا مذہب خیر خواہی کا ہے، ہم اسلام اور انسانیت کی بہتری اور بھلائی چاہتے ہیں، کیونکہ خلق گویا خدا کا کنبہ ہے لہذا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب و پسندیدہ شخص وہ ہے جو اس کے کنبے کو زیادہ فائدہ پہنچائے اور اس کے اہل خانہ کو مسرور کر دے۔

حکمت ۱۹: الحمد للہ، ہمارے پاک مذہب میں شریعت، طہارت، حقیقت اور معرفت کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں۔

حکمت ۲۰: الحمد للہ، اسلام آفاقی دین ہے، اس کی مثالیں اور دلیلیں اسماعیلی مذہب میں ملتی ہیں، کیونکہ یہاں بالآخر سب کی نجات کا تصور موجود ہے، اس لئے تمام انسانوں کی خیر خواہی مطلوب ہے۔

حکمت ۲۱: الحمد للہ، امام زمان کی ظاہری و باطنی ہدایت کا نظام بے مثال اورلاجواب ہے، جس کی بدولت ہماری نیک بخت جماعت دین و دنیا کی کامیابی و سرفرازی حاصل کر رہی ہے۔

حکمت ۲۲: الحمد للہ، امام برحق نے ہمارے عظیم پیروں کے توسط سے ہم پر بہت بڑا احسان کیا کہ انہوں نے ہمیں اب حیاتِ معرفت پلا کر زندہ کر دیا، ورنہ ہم اب تک مردہ رہتے۔

حکمت ۲۳: الحمد للہ، امام اقدس و اطہر نے خوش نصیب اسماعیلی جماعت کی دینی اور دنیاوی خدمت کے لئے جیسے اور جتنے منظم ادارے دیئے ہیں، ایسے اور اتنے ادارے کسی اور جماعت میں نہیں ملتے، امام عالی مقام کے ان اداروں سے نہ صرف جماعت ہی کو فائدہ حاصل ہوتا ہے بلکہ اس میں عملداروں اور ممبران کی بہت بڑی عزت بھی ہے۔

حکمت ۲۴: الحمد للہ، جسمانی تکلیف عارضی ہے، روحانی راحت دائمی، دنیا چند روزہ ہے، آخرت پائندہ اور ہمیشہ، اور خدا کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔

حکمت ۲۵: الحمد للہ، دین میں سب سے بڑا ہنر عاجزی اور نرم دلی ہے اور سب سے بڑی سائنس گریہ و زاری، کیونکہ اس عمل سے دل و جان کی پاکیزگی ہو جاتی ہے، جس میں بے شمار فائدے پوشیدہ ہیں۔

حکمت ۲۶: الحمد للہ، جو نور کے سچے عاشق ہیں وہ نورانی عبادت کے لئے رات کو اٹھا کرتے ہیں، وہ دل میں کہتے ہیں کہ ہمیں محبوب جان کے دیدار کے لئے جانا ہے، ان کی روحانیت میں روز افزون ترقی ہوتی جاتی ہے۔

حکمت ۲۷: الحمد للہ، مولا کے پاک عشق کی برکت سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے، اور جس کو یہ پر حکمت عشق نہ ہو، اس کو دین کی مہربات بھاری لگتی ہے، پس مومن کو امام زمان کے مقدس عشق کے لئے گھپل جانا چاہئے۔

حکمت ۲۸: الحمد للہ، نور کا عشق دراصل مومن ہی کے لئے خاص ہے،

بڑی خوشی کی بات ہے کہ علم و عبادت آتش عشق تیز تر ہو جاتی ہے، اور معشوق کا حسن و جمال ہر بار بصورتِ دیگر سامنے آتا ہے۔

حکمت ۲۹: الحمد للہ، ہم سب امامِ عالی مقام کے رُوحانی بچے ہیں، اس میں خوب غور و فکر کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کتنی بڑی فضیلت ہو سکتی ہے، اور اس کے ساتھ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔

حکمت ۳۰: الحمد للہ، دعا کو مغزِ عبادت کا درجہ حاصل ہے، پس جن لوگوں کو دعا پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کو فرشتوں کی عبادت عطا ہوئی ہے، کیونکہ فرشتے دعا اور ذکر کرتے رہتے ہیں۔

حکمت ۳۱: الحمد للہ، امامِ عالی مقام کے دو دروازے ہیں، دروازہ ظاہر اور دروازہ باطن، تاکہ دور و نزدیک کے مُردوں کے لئے حضرت امام تک رسائی ممکن ہو سکے۔

حکمت ۳۲: الحمد للہ، نورِ امامت کا سترِ الاسرار یہ ہے کہ یہاں نورانی عبادت کا حکم دیا جاتا ہے، تاکہ پاکیزہ روہوں کو علمِ الاسماء کی تعلیم حاصل ہو۔

حکمت ۳۳: الحمد للہ، مومنِ راحت میں ہویا تکلیف میں، بہرقت خدا کو کثرت سے یاد کرتا ہے، جس کی بدولت اس کا دل مطمئن رہتا ہے، اس کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ ہمیشہ ذکرِ خداوندی میں مصروف رہنا ہے۔

حکمت ۳۴: الحمد للہ، مومنین کی عبادتِ عرشِ اعلیٰ تک پہنچ جاتی

ہے، اور کلمہ ”کُن“ میں فنا ہو کر فرمانِ الہی کی طاقت بن جاتی ہے، اور اس سے اصلاحِ احوال ہو جاتی ہے۔

حکمت ۲۵: الحمد للہ، اسماعیلی مذہب کی بنیادی اور کلیدی حکمت یہ ہے کہ ہر فرد جماعت خانے کی حاضری سے رُوحانی ترقی کرے، کیونکہ جماعت خانہ بڑا مقدس اور بابرکت مقام ہے۔

حکمت ۲۶: الحمد للہ، جماعت خانہ کا رخاؤ نوز ہے، جہاں ذکر و عبادت سے نوز بنتا ہے، علم و نصیحت سے نوز بنتا ہے، امام زمان کی محبت سے نوز بنتا ہے، مہر قسم کی نیکی اور خدمت سے نوز بنتا ہے، بول، بیت الجنال اور نقش سے نوز بنتا ہے۔

حکمت ۲۷: الحمد للہ، جماعت خانے میں فرشتوں اور نیک سوتوں کا نزول ہوتا ہے، کیونکہ وہاں امام اقدس و اطہر کا نور موجود ہے، جس طرح شمع کے گرد اگر دپر وانے ہو کر تے ہیں اور چھوٹوں پر تلیاں ٹپھتی ہیں، اسی طرح نورِ امامت کے ساتھ ہمیشہ لشکرِ ارواح و ملائکہ موجود رہتے ہیں۔

حکمت ۲۸: الحمد للہ، امام زمان علیہ السلام کے پاس علم و حکمت کے خزانے موجود ہیں، پس ہر فرد مومن کی دانش مندی اس بات میں ہے کہ وہ اپنے امام وقت کو رُوحانی طور پر سچان لے اور اس سے علم و حکمت کو حاصل کرے۔

حکمت ۲۹: الحمد للہ، ہم سب کی بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ ہم رُوحانی

دور کے زیر اثر ہیں، یعنی حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ اور مولانا شاہ  
 کریم الحسینی حاضر امام کا زمانہ روحانی اور نورانی علم کا زمانہ ہے جس سے فیض  
 حاصل کرنے میں مومنین کی زبردست نیک بختی ہے۔

حکمت ربّ؟ الحمد للہ، بہ مومن اس حقیقت کو جانتا ہے کہ اسلام  
 کی اصل نعمت کون سی ہے؟ اور وہ اس کے لئے شکہ گزار بھی ہے، پس  
 دعا ہے کہ پروردگار عالم دینی نعمتوں کی شناخت کے لئے ہمت و توفیق  
 عنایت فرمائے! آمین یا رب العالمین !!

نصیر الدین نصیر ہونزائی

لندن ۲۹/۶/۹۳

بیادِ دورہ فرانس

Institute for  
 Spiritual Wisdom  
 and  
 Luminous Science

Knowledge for a united humanity

# انا اور فتائیت

ہزاروں لعل و گہر ہیں درونِ سنگ ہستی میں  
نہ کہتا خیراے نادان طریقِ خود شکستی میں

درختِ سر بلندی سے تجھے گہر بہرہ لینا ہے  
خودی کے تخم کو اول گرا دے خاکِ پستی میں

پذیرائی نہ کرای نورِ آتش ہیزمِ ترکی  
کہ وہ مغرورِ ظلمت ہے فریبِ خود پرستی میں

بہ شرطِ دین و دانش سعی کر تو زرِ بکف ہو جا  
وگرنہ گنجِ تقمانی نہاں ہے تنگ دستی میں

عصائے دین تو انگر کے لئے از بس ضروری ہے،  
کہ گر جاتا ہے انسانِ نشہ دولت کی مستی میں



